نوجوانوں میں خودکشی کا بڑھتا ہوا رجحان، اسباب اور اس کا حل سیرت طیبہ کی روشنی میں

Increasing trend of suicide in youth, Reasons and their Solutions In the Light of Seerah

ڈاکٹر شازیہ رمضان*

ڈاکٹر سبین اکبر**

ABSTRACT:

Suicide is strictly forbidden in Islam. But now a days we can see that ratio of suicide is increasing day by day in our society and this increasing ratio of suicide is mostly among youngsters. Being an Islamic country and being Muslims, it is an alarming situation for all of us and a moment to stop and think that why our youth is involving in this haram act .We conducted a survey among youngsters. We constructed a questionnaire. We asked about the causes, factors increasing this trend, main cause and steps to reduce this ratio. Our respondents were young girls. So after filling questionnaire we came to know that one of the biggest cause of increasing trend of suicide is gap from Islamic Teachings. And some other causes are poverty, unemployment, laziness of parents in supervision of children, use of social media, and failure in exam. So at end we concluded that we follow Islamic teachings properly and spend our life according to the teaching of Islam then this ratio can be decreased. We used SPSS statistical package for the social sciences for analysis of this data.

Key Words: Suicide, youngsters, society, Seerah.

انسان اس دنیا میں محدود وقت کیلئے آتا ہے اور اس مختصر سی زندگی میں مختلف قسم کے حالات اور حوارث سے نبر آزما ہوتا ہے۔ کبھی عائلی زندگی کے مسائل کبھی بے روزگاری، اولاد کی فکر الغرض مختلف قسم کے مسائل انسان کی زندگی میں آتے رہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں یہ بات لکھی ہے کہ وہ ہر قسم کی مشکلات کے حل کیلئے جدوجہد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا ساتھ دیتا ہے اور وہ کامیاب ہو جاتا ہے لیکن معاشرے میں ہر قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ کچھ ایسے پائے جاتے ہیں کہ جب ان پر مشکلات آتی ہیں تو وہ اپنی زندگی کو ختم کرنے کو آخری حل سمجھتے ہیں۔ خودکشی جیسے واقعات مسلم معاشرے میں دوسرے معاشروں کی نسبت کم نظر آتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان ہونے کے ناطے ایک انسان کا اللہ اور آخرت پر ایمان ہے۔ اس کو پتہ ہے کہ انسان پر

*Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Agriculture, Faisalabad. Email: dr.shaziaramzan@gmail.com

**Assistant Professor, Islamic Studies, BUITEMS, Quetta.

مصائب آتے رہتے ہیں، اس کے سامنے انبیاء علیہ السلام اور صحابہ کی زندگیاں ہیں کہ کسی بھی تکلیف میں انہوں نے یہ قدم نہیں اٹھایا۔ غیر مسلم معاشرہ چونکہ ان اصولوں سے محروم ہے اس لئے وہاں پر یہ واقعات زیادہ نظر آتے ہیں۔

خودکشی کی ممانعت از روئے حدیث:

من تردّی من جبلٍ فقتل نفسه فهو فی نار جهنّم، یتردّی فیه خالدًا مخلّدًا فیها ابدًا، ومن تحسّی سمّا فقتل نفسه، فسمّه فی یده یتحسّاه فی نار جهنّم خالدًا مخلّدًا فیها ابدًا، ومن قتل نفسه بحدیدةٍ، فحدیدته فی یده یجابها فی بطنه فی نار جهنّم، خالدًا مخلّدًا فیها ابدًا۔[1]

ترجمہ: جس شخص نے خود کو پہاڑ سے گرا کر ہلاک کیا تو وہ دوزخ میں جائے گا، ہمیشہ اس میں گرتا رہے گا اور ہمیشہ ہمیشہ وہیں رہے گا۔ اور جس شخص نے زہر کھا کر اپنے آپ کو ختم کیا تو وہ زہر دوزخ میں بھی اس کے ہاتھ میں ہو گا جسے وہ دوزخ میں کھاتا ہو گا اور ہمیشہ ہمیشہ وہیں رہے گا۔ اور جس شخص نے اپنے آپ کو لوہے کے ہتھیار سے قتل کیا تو وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہو گا جسے وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا اور ہمیشہ ہمیشہ وہیں رہے گا۔

الّذی یطعن نفسه انّما یطعنها فی النّار، والّذی یتقحّم فیها یتقحم فی النّار، والّذی یخنق نفسه یخنقها فی النّار۔[2]

ترجمہ: جو شخص اپنی جان کو کوئی چیز چبا کر ختم کرلیتا ہے تو وہ دوزخ میں بھی (ہمیشہ) اسی طرح کود کو ختم کرتا رہے گا، اس طرح جو شخص اپنی جان کو گڑھے وغیرہ میں پھینک کر ختم کرتا ہے تو وہ دوزخ میں بھی ایسے ہی کرتا رہے گا، اور جو شخص اپنی جان کو پھانسی کے ذریعے ختم کرتا ہے تو وہ دوزخ میں بھی ایسے ہی کرتا رہے گا۔

عن ثابت بن الضّحّاك رضی اللہ عنہ عن النّبیّ قال: ومن قتل نفسه بشیءٍ عذّب به فی نار جهنّم۔[3]

ترجمہ: حضرت ثابت بن ضحاکؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے کسی بھی چیز کے ساتھ خودکشی کی تو وہ جہنم کی آگ میں (ہمیشہ) اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جاتا رہے گا۔

عن جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: کان فیمن کان قبلکم رجل به جرحٌ، فجزع فأخذ سکیناً، فحزّ بها یده فما رقا الدّم حتی مات، قال اللہ تعالیٰ: بادرنی عبدی بنفسه حرمت علیه الجنّة۔[4]

ترجمہ: حضرت جندب بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی زخمی ہو گیا اس نے بے قرار ہو کر چھری لی اور اپنا زخمی ہاتھ کاٹ ڈالا جس سے اس کا اتنا خون بہا کہ وہ مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے خود فیصلہ کر کے میرے حکم پر سبقت کی ہے، لہٰذا میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔

خودکشی کی وجوہات:

خودکشی کے مندرجہ ذیل وجوہات ابھی تک سامنے آئے ہیں مثلاً: طویل بیماری، بے روزگاری، گھریلو پریشانیاں، محبت میں

ناکامی، کثرت شراب نوشی، اولاد اور ماں باپ میں رابطے کا فقدان وغیرہ۔

طویل یا لمبی بیماری:

صحت ایک ایسی نعمت ہے جس کے مقابلے میں دنیاوی مال و دولت کی کوئی حیثیت نہیں۔ ایک انسان کے پاس صحت نہ ہو، جتنی بھی دولت ہو اور وہ بستر پر پڑا ہو تو اس کا چہرہ مرجھایا ہوا ہوتا ہے اور دنیا کی ہر خوشی اس کو بے معنی لگتی ہے۔ اس لئے اسلام میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب کوئی انسان بے مار ہو تو اس وقت انسانی فطرت ہے کہ وہ اس بیماری کے سامنے خود کو عاجز و کمزور سمجھنا شروع کر دیتا ہے۔ ایسے میں ضرورت ہوتی ہے کہ ان لوگوں کی جو اس مرض وغیرہ میں مبتلا ہیں، کا حوصلہ بڑھائیں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ:

خمسٌ تجب للمسلم علیٰ اخیه ردّالسّلام وتشمیت العاطس واجابة الدّعوة وعیادة المریض واتباع الجنائز۔[5]

ترجمہ: پانچ چیزیں ایک مسلمان کے لئے اس کے بھائی پر واجب ہیں۔ اپنے بھائی کے سلام کا جواب دینا، چھینک کا جواب دینا، دعوت قبول کرنا، مریض کی عیادت کرنا، جنازوں کے ساتھ جانا۔

اسی طرح حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ:

عآئد المریض فی مخرفة الجنّة حتیٰ یرجع۔[6]

ترجمہ: مریض کی عیادت کرنے والا واپسی تک جنت کے باغ میں رہتا ہے۔

گھریلو پریشانیاں:

گھر وہ واحد جگہ ہے جہاں انسان باہر کے شور شرابے، ہنگامے اور تھکاوٹ سے بھاگ کر پناہ لیتا ہے۔ اس لئے بہت ضروری ہے کہ اس کی فضا اور ماحول انتہائی پر سکون اور اطمینان بخش ہو۔ وہ لوگ جو صبح سے لے کر شام تک محنت کرتے ہیں اور شام کو تھکے ہارے گھر کا رخ کرتے ہیں تو ان کی کوشش ہوتی ہے کہ گھر پہنچنے پر ان کا اچھے طریقے سے استقبال کیا جائے۔ اسی طرح جو عورتیں دن بھر کام کرتی ہیں ان کی بھی یہی خواہش ہوتی ہے کہ گھر کے دوسرے افراد ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں لیکن اگر ایسا نہیں ہوتا، خاوند بیوی کی عزت نہیں کرتا یا بیوی خاوند کی عزت نہیں کرتی تو وہ گھر جنت کی بجائے جہنم کا نقشہ پیش کرتا ہے۔ اس میں اطمینان و سکون ختم ہو جاتا ہے۔ ایسے گھروں کو جانے کا دل نہیں کرتا اور وہ انسان ذہنی طور پر بیمار ہو جاتے ہیں اور جب بات حد سے آگے بڑھ جاتی ہے تو یہی لوگ پھر خودکشی کر لیتے ہیں۔

اولاد اور والدین میں رابطے کا فقدان:

ہمارا اس وقت سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ہر انسان پیسے کے پیچھے بھاگتا ہے۔ ماں اور باپ دونوں نوکری کرتے ہیں اور اولاد گھر پر ملازموں کے رحم و کرم پر ہوتی ہے اور ماں باپ جب شام کو تھکے ہارے آتے ہیں تو آتے ہی اپنے اپنے کاموں میں لگ جاتے ہیں جس کی وجہ سے بچوں کی وہ تربیت نہیں ہو پاتی جو ہمارا دین سکھاتا ہے اور جیسا کہ بچے کی سب پہلی تربیت گاہ اس کا اپنا گھر ہے تو جب

گھر پر کوئی نہیں ہوگا تو بچہ کیا سیکھے گا۔اس وجہ سے جب وہی بچے بڑے ہوتے ہیں تو ان کے اندر برداشت،ماں باپ سے دوری ان سب چیزوں کی کمی ہوتی ہے اور زندگی میں کسی موڑ پر بھی کبھی بھی نشیب وفراز آئے تو وہ فوراً خودکشی کر لیتے ہیں۔

محبت میں ناکامی:

ہمارا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ہم اپنے پڑوسی ملک کی پیروی کرتے ہیں اور جیسا کہ میڈیا پر دیکھتے ہیں کہ لڑکا لڑکی ایک دوسرے کے عشق میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ہمارے ہاں بھی وہی کلچر رواج پا رہا ہے اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ جب ہم عشق میں ناکام ہو جاتے ہیں تو خودکشی کر لیتے ہیں اور اس وقت اصطلاح ونصیحت کی باتیں بھی اثر انداز نہیں ہوتیں۔ حدیث میں فرمایا گیا ہے:

حبّك الشّیءَ یعمی ویصمّ[7] ۔ یعنی کسی چیز کی محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔

خودکشی کا حل سیرت طیبہ کی روشنی میں:

زندگی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے اور یہ تمام نعمتوں کے لئے اساس کی حیثیت رکھتی ہے۔انسان کا اپنا جسم اس کی ذاتی ملکیت نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے اور زندگی اس رب العالمین کی امانت ہے۔ اسلام کسی بھی حالت میں خودکشی کی اجازت نہیں دیتا۔اب ہم خودکشی کا حل سیرت طیبہ کی روشنی میں ڈھونڈتے ہیں۔

ایمان باللہ اور عقیدہ آخرت:

مسلمان اللہ کی ذات پر ایمان رکھتا ہے اور یہ یقین اس کے دل ودماغ میں رچا بسا ہے کہ ہمارا ایک ہی خالق ومالک اور ایک ہی رازق ہے۔ زندگی کے نشیب وفراز، منفی ومثبت حالات سب کچھ اسی کی طرف سے اور اسی کے حکم کے تابع ہیں۔ جب یہ عقیدہ راسخ ہو جائے تو پھر انسان کسی مصیبت وآزمائش سے ناامید نہیں ہوتا بلکہ وہ تمام حالات میں نظر صرف اللہ پر رکھتا ہے اور اس کے تمام وعدوں پر یقین کامل رکھتے ہوئے حالات کا مقابلہ کرتا ہے۔ وہ بظاہر مجبور ولاچار ہو کر بھی خدا کے بھروسے پر زندہ رہتا ہے۔ وہ ناکام ہو کر بھی کامیابیوں کا مشاہدہ کرتا ہے۔ وہ اپنی حاجتوں کیلئے اللہ کو پکارتا ہے اور اسی کو اپنی جائے پناہ سمجھتا ہے لیکن دولت ایمان سے محروم شخص اپنی مصیبت ومشکل کو اپنے وسائل اور قوتوں کے بل پر دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر مصیبت سے نجات مل جاتی ہے تو فخر وغرور سے کہتا ہے 'میں نے ایسا کیا'۔ اور اگر مسئلہ مزید بگڑتا ہے تو مادہ پرستانہ نفسیات اسے ناامید کر دیتی ہے۔ اب اس کے پاس ظاہری اسباب کوئی نہیں اور حقیقی اسباب پر وہ یقین نہیں رکھتا تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ زندگی سے چھٹکارا حاصل کرنے کی فکر میں پڑ جاتا ہے۔ لیکن جو شخص اللہ پر ایمان لاتا ہے اور آخرت پر یقین ہوتا ہے وہ کسی بھی صورت میں خودکشی نہیں کرتا۔

صبر وشکر:

یہ دنیا دار الامتحان ہے۔ اللہ رب العزت ہر طریقے سے اپنے بندے کو آزمانا چاہتے ہیں۔ کبھی فقر، بیروزگاری، مرض اور نامساعد حالات کے ذریعے سے امتحان لیا جاتا ہے اور کبھی ثروت، عزت ومقام، بہترین روزگار اور موافق حالات کے ذریعے۔ بندے کو

ان دو مختلف حالات میں کیا کرنا چاہیے؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

عجباً لامر المؤمن، انّ امره کلّه له خیرٌ، ولیس ذٰلك لاحدٍ الّا للمومن، ان اصابته سرّاء شکر، فکان خیرًا له، وان اصابته ضرّاءُ صبر، فکان خیرًا له۔[8]

ترجمہ: مؤمن کی عجیب شان ہے اس کی ہر حالت میں بھلائی ہے اور یہ صرف مومن کیلئے ہے۔ اگر اسے خوشحالی پہنچتی ہے تو اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور یہ اس کیلئے خیر اور بہتر ہے اور اگر کوئی سختی اور تنگ حالی پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے اور یہ اس کیلئے خیر اور بھلائی کا باعث ہے۔

صبر وہ نسخہ ہے جو انسان کو بد سے بدتر حالات میں بھی سکون قلب عطا کرتا ہے اور جب صبر کرنے والوں کے اجر و ثواب اور قرب الی اللہ کا تصور کیا جائے تو حالات کا مقابلہ اور آسان ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

وَلَنَبلُوَنَّکُم بِشَيءٍ مِنَ الخَوفِ وَالجوعِ وَنَقصٍ مِنَ الأَموالِ وَالأَنفُسِ وَالثَّمَراتِ وَبَشِّرِ الصّابِرينَ الَّذينَ إِذا أَصابَتهُم مُصيبَةٌ قالوا إِنّا لِلَّهِ وَإِنّا إِلَيهِ راجِعونَ أُولٰئِكَ عَلَيهِم صَلَواتٌ مِن رَبِّهِم وَرَحمَةٌ وَأُولٰئِكَ هُمُ المُهتَدونَ۔[9]

ترجمہ: اور البتہ ہم آزمائیں گے تم کو تھوڑے سے ڈر سے اور بھوک سے اور مالوں کے اور جانوں کے اور میووں کے نقصانوں سے اور خوشخبری دو صبر کرنے والوں کو کہ جب ان کو مصیبت پہنچے تو کہیں ہم تو اللہ ہی کا مال ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں ایسے ہی لوگوں پر عنایتیں ہیں اپنے رب کی اور مہربانی اور یہی لوگ سیدھی راہ پر ہیں۔

امام ترمذی نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

یودّ اهلالعافیة یوم القیامة حین یعطی اهل البلاء الثّواب لوانّ جلودهم کانت قرضت فی الدّنیا بالمقاریض۔[10]

ترجمہ: قیامت کے روز جب دنیا کے مصیبت زدوں کو ثواب ملے گا تو جو لوگ آرام یافتہ ہیں وہ تمنا کریں گے کہ کاش ہماری کھال دنیا میں قینچی سے کاٹ دی جاتی کہ ہمیں بھی یہ نعمتیں ملتیں۔

اسی طرح حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ: انما الصبر عند الصدمة الاولیٰ[11]۔ یعنی صبر تو ابتدائے صدمہ میں ہوتا ہے۔

میاں بیوی اور اولاد کے حقوق:

ان حالات سے بچنے کیلئے اسلام نے گھر کے ہر فرد کیلئے مقام و حقوق متعین کئے ہیں اور دوسروں کو ان حقوق کی پاسداری اور اس مقام کی رعایت کی تاکید کی ہے تاکہ گھر کی فضا پر سکون اور اطمینان بخش رہے۔ زوجین (میاں بیوی) کا تعلق ایسا ہوتا ہے کہ ہر وقت کا سابقہ رہتا ہے اور مرد اپنی مصلحتوں کی وجہ سے قطع تعلق (یعنی اس کو چھوڑنا) پسند نہیں کرتا اور نہ عورتوں کی جہالت کو برداشت کرتا ہے تو یہاں ہمیشہ کیلئے لڑائی جھگڑے کی بنیاد قائم ہو جاتی ہے جس کے نتائج جانبین کے حق میں برے سے برے پیدا ہوتے رہتے ہیں اور دونوں کی زندگی موت سے بھی تلخ ہو جاتی ہے ان سب کا سبب وہی شروع میں اصلاح کی طرف توجہ نہ کرنا ہے۔

عورت کو یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے مرد کو اس پر فوقیت دی ہے اور وہی گھر میں صاحب اختیار ہوتا ہے۔ یہ فرق مراتب اللہ کی طرف سے ہے جس کی پابندی ہر مسلمان عورت کیلئے لازمی اور ضروری ہے۔ اس لئے جب تک شوہر خلاف شرع کوئی حکم نہ کرے اس کی فرمانبرداری کرنی چاہئے۔ اگر شوہر کی بات خلاف مصلحت ہو تو ایسے وقت میں بیان کرے جب ماحول اس گفتگو کیلئے سازگار ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ۔ [12]

ترجمہ: مرد حاکم ہیں عورتوں پر اس واسطے کہ بڑائی دی اللہ نے ایک کو ایک پر اور اس واسطے کہ خرچ کئے انہوں نے اپنے مال۔

اللہ نے دنیا میں خاص حکمت و مصلحت کے تحت ایک کو ایک پر بڑائی دی ہے جیسے ایک خاص گھر کو اللہ نے بیت اللہ اور قبلہ قرار دیا اسی طرح مردوں کی حاکمیت بھی ایک خداداد فضیلت ہے جس میں مردوں کی سعی و باطل یا عورتوں کی کوتاہی وبے عملی کا کوئی دخل نہیں۔ دوسری وجہ کسبی اور اختیاری ہے کہ مرد اپنا مال عورتوں پر خرچ کرتے ہیں، مہر ادا کرتے ہیں اور ان کی تمام ضروریات کی ذمہ داری اٹھاتے ہیں۔ حدیث میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

لو کنت امراً احدًا ان یسجد لاحدٍ لامرتُ المرأۃ ان تسجد لزوجها۔ [13]

ترجمہ: اگر میں اللہ کے علاوہ کسی کو سجدہ کرنے کی اجازت دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

اطاعت شعار عورت کیلئے شریعت میں بہت سی فضیلتیں بیان ہوئی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

إِنَّ المُسلِمينَ وَالمُسلِماتِ وَالمُؤمِنينَ وَالمُؤمِناتِ وَالقانِتينَ وَالقانِتاتِ۔ [14]

ترجمہ: یقیناً مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان دار مرد اور ایمان دار عورتیں اور بندگی کرنے والے مرد اور بندگی کرنے والی عورتیں۔

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

عن امّ سلمۃ قالت قال رسول اللّٰہ ایّما امرأۃٍ ماتت وزوجها عنها راضٍ دخل الجنۃ۔ [15]

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت اس حال میں مرے کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو وہ جنت میں داخل ہوگی۔

بعض مردوں کی عادت ہے کہ عورت کے ہر کام میں عجیب نکالے پھرتے ہیں۔ کوئی کام ان کے خلاف طبیعت ہو اس پر ناراض، کسی کام میں تاخیر ہو اس پر غصہ دکھانے میں ذرا نمک مرچ زیادہ ہو اس پر برہم، خلاصہ یہ کہ عورت کے ہر کام میں اس کی دل شکنی کرتے ہیں حالانکہ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ:

ماعاب رسول اللہ طعاماً قط[16]۔ یعنی نبی کریم ﷺ کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالتے تھے۔

جو بھی کھانا ہو اور جیسے بھی ہو اللہ کی نعمت سمجھ کر کھانا چاہئے اور اس پر شکر کرنا چاہئے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ :

خدمت رسول اللہ ﷺ عشر سنین فما قال لی اف قط وماقال لشیء صنعتہ لم صنعتہ ولا لشیء ترکتہ لم ترکتہ۔[17]

ترجمہ: دس سال تک میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی (اس طویل عرصہ میں) آپ ﷺ نے مجھے اف تک نہیں کہا اور نہ ہی کئے ہوئے کام کے بارے میں پوچھا کہ کیوں ایسا کیا اور نہ چھوڑے ہوئے کام کے بارے میں فرمایا کہ کیوں نہیں کیا؟

یہ بھی ملحوظ رہے کہ عورت گھر میں ہر وقت فارغ نہیں رہتی۔ اس کے بھی بہت سارے کام ہوتے ہیں، وہ بھی تھک جاتی ہے، اسے بھی راحت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے جہاں تک ممکن ہو مرد اپنے کام خود کرے ں اور فارغ ہوں تو گھر کے کاموں میں بھی بیوی کا ہاتھ بٹائیں۔ یہ آپ ﷺ کا طریقہ اور تعلیم ہے اور حسن اخلاق کا تقاضا بھی۔ حدیث مبارکہ ہے کہ :

عن عائشۃ انھا سئلت ماکان رسول اللہ ﷺ یعمل فی بیتہ قالت! کان یخیط ثوبہ ویخصف نعلہ ویعمل ما یعمل الرجال فی بیوتھم۔[18]

ترجمہ: حضرت عائشہ سے پوچھا گیا کہ آپ ﷺ گھر میں کونسا کام کرتے ہیں؟ فرمایا کہ آپ ﷺ اپنے کپڑے سیتے ہیں، جوتے پر پیوند لگاتے ہیں اور ہر وہ کام کرتے ہیں جو دوسرے مرد گھروں میں کرتے ہیں۔

کفایت شعاری اور ترک اسراف:

فقر و تنگدستی اور معاشی بدحالی کا ایک اہم سبب بے جا اسراف اور قناعت پسندی کا فقدان ہے۔ آج کے انسان نے بہت ساری غیر اہم اور قطعاً غیر ضروری اشیاء کو بھی ضروریات زندگی میں داخل کر دیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ آمدنی اور کمائی کے نشے میں ایسا مدہوش ہو گیا ہے کہ اپنے انجام سے بھی بے خبر ہے۔ اپنی تخلیق اور حیات مستعار کا مقصد بھول بیٹھا ہے اور مال و دولت کے بارے میں اسلام کے نظریے کو خاموش کر دیا ہے۔ حالانکہ اسلام کا نقطہ نظریہ ہے کہ انسان اس دنیا میں مسافر کی حیثیت سے رہتا ہے اور مسافر اپنا سامان سفر کم سے کم اور ہلکے سے ہلکا رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ :

کن فی الدّنیا کانّک غریب او عابر سبیل[19]۔ یعنی دنیا میں کسی مسافر بلکہ کسی راہ گزر کی طرح زندگی گزارو۔

عورتیں عام طور سے شوہروں کے مال میں بہت بے احتیاطی سے کام لیتی ہیں۔ اسراف اور فضول خرچی بہت کرتی ہیں اور ایسے بے جا مطالبات شوہر سے کرتی ہیں کہ وہ مجبور ہو کر حرام و حلال میں فرق کئے بغیر ہر وقت کمانے کی فکر میں رہ کر دین سے غافل ہو جاتا ہے اور جو گھر یاد خدا، شرعی احکام کی پابندی اور اسلامی طرز زندگی کے اصول سے خالی ہو اور گھر کے افراد حرام مال سے شکم سیر ہوں تو وہاں پریشانی، بے چینی، بے اصولی اور اخلاقی بگاڑ لازمی بات ہے۔

اسلام کی معاشی تعلیمات:

اسلام نے معیشت کیلئے ایسا دائرہ کار بنایا جس میں اونچ نیچ کا وہ غیر فطری فرق ہی موجود نہیں جس سے ایک جماعت بے قید سرمائے ودولت کی مالک بن جائے اور دوسری اس کے سامنے دست سوال پھیلا کر فقر وفاقہ کی زندگی بسر کرے اور اس کے دست و ظلم کا شکار بنے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے حق معیشت و مساوات فراہم کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا[20] ۔اور (زمین) پر موجود ہر جاندار کا رزق اللہ ہی کے ذمے ہے۔

اس آیت میں رزق اور معاش کا حقیقی تعلق صرف ذات الٰہی سے وابستہ ہونے کا بیان ہے کہ وہی ہر فرد کا کفیل ہے، اگرچہ اس کی مصلحت عام اور حکمت نام کا تقاضا یہ ہے کہ دنیا کے متنوع ماحول میں رزق کے اندر تفاوت درجات پایا جائے لیکن امارت و غربت کے فطری تنوع کے باوجود یہاں ایک فرد بھی محروم المعیشت نہ رہنے پائے اور اس عظیم مقصد کو پورا کرنے کا فریضہ نائب الٰہی یعنی خلیفہ پر عائد ہوتا ہے کہ قلمرو اسلامی میں ایک فرد بھی ایسا نہیں ہونا چاہئے جو حق معیشت سے محروم ہو جو حکومت اس منشا الٰہی کو پورا نہ کرتی ہو وہ فاسد نظام کی حامل اور نظام عادل سے منحرف ہے۔ اگرچہ حق معیشت میں سب مساوی ہیں لیکن درجات معیشت میں مساوی نہیں ہیں اور معیشت میں درجات کا تفاوت ایک فطری امر ہے۔ قرآن نے اس تفاوت درجات کو اس طرح بیان کیا ہے کہ:

نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ۔[21]

ترجمہ: ہم نے بانٹ دی ہے ان میں روزی ان کی دنیا کی زندگانی میں اور بلند کر دیئے درجے بعض کے بعض پر۔

سروے: ہم نے جو سروے کیا اس میں 46.7 فیصد لڑکیوں کی عمر 18 سے 20 سال کے درمیان تھی۔ اس کے بعد 26.7 فیصد لڑکیوں کی عمر 20 سے 22 سال تھی اور 26.7 فیصد لڑکیوں کی عمر 22-24 سال کے درمیان تھی۔

جواب دہندگان کی عمر:

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	18-20	14	46.7	46.7	46.7
	20-22	8	26.7	26.7	73.3
	22-24	8	26.7	26.7	100.0
	Total	30	100.0	100.0	

خاندانی نظام:

53.3 فیصد لڑکیاں انفرادی خاندانی نظام سے تعلق رکھتی تھی اور 46.7 فیصد لڑکیاں اجتماعی خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	nuclaer	16	53.3	53.3	53.3
	Joint	14	46.7	46.7	100.0
	Total	30	100.0	100.0	

آمدنی: 63.3 فیصد لڑکیوں کے گھر کی انکم 20 سے 40 ہزار کے درمیان تھی۔ 6.7 فیصد لڑکیوں کی انکم 40 سے 60 ہزار اور 30 فیصد لڑکیوں کی انکم 60 سے 80 ہزار روپے تھی۔

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	20_40	19	63.3	63.3	63.3
	40_60	2	6.7	6.7	70.0
	60_80	9	30.0	30.0	100.0
	Total	30	100.0	100.0	

اسلامی تعلیمات سے دوری: 76.7 فیصد لڑکیوں نے اس بات سے اتفاق کیا کہ خودکشی کے بڑھتے ہوئے رجحان کی وجہ اسلامی تعلیمات سے دوری ہے۔

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	Yes	23	76.7	76.7	76.7
	No	7	23.3	23.3	100.0
	Total	30	100.0	100.0	

اسلام میں خودکشی حرام: 93.3 فیصد لڑکیوں کا کہنا تھا کہ ان کو اس بات کا علم ہے کہ خودکشی کرنا اسلام میں حرام ہے اور 6.7 فیصد لڑکیوں کو علم نہیں تھا۔

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	yes	28	93.3	93.3	93.3
	No	2	6.7	6.7	100.0
	Total	30	100.0	100.0	

جدید طرز زندگی: 70 فیصد لڑکیوں نے اس بات سے اتفاق کیا کہ خودکشی کے بڑھتے ہوئے رجھان کی بہت سی وجوہات میں سے ایک وجہ جدید طرز زندگی ہے۔ 30 فیصد لڑکیاں کا ماننا ہے کہ وہ اس بات سے اتفاق نہیں کرتی۔

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative %
Valid	yes	21	70.0	70.0	70.0
	No	9	30.0	30.0	100.0
	Total	30	100.0	100.0	

گھریلو لڑائی جھگڑے: 46.7 فیصد لڑکیوں کا کہنا تھا کہ نوجوانوں میں خودکشی کے بڑھتے ہوئے رجحانات کی ایک وجہ گھریلو لڑائی جھگڑے ہیں۔ 53.3 فیصد لڑکیوں کا کہنا تھا کہ وہ اس بات سے اتفاق نہیں کرتیں۔

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	yes	14	46.7	46.7	46.7
	No	16	53.3	53.3	100.0
	Total	30	100.0	100.0	

وجوہات: 26.7 فیصد لڑکیوں کا کہنا تھا کہ خودکشی کے بڑھتے ہوئے رجحانات کی وجوہات میں سب سے بڑی وجہ صبر و تحمل کی کمی ہے۔ 50 فیصد لڑکیوں کا کہنا تھا کہ اس بڑھتے ہوئے رجحان کی وجہ خواہشات کا بے جا ہونا ہے۔ 13.3 فیصد لڑکیوں کا کہنا تھا کہ اس کی ایک اہم وجہ مہنگائی ہے اور 10 فیصد لڑکیوں کا کہنا تھا کہ اس بڑھتے ہوئے رجحان کی وجہ غربت ہے۔

which is biggest cause

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	lack of patience	8	26.7	26.7	26.7
	unlimited desires	15	50.0	50.0	76.7
	Inflation	4	13.3	13.3	90.0
	Poverty	3	10.0	10.0	100.0
	Total	30	100.0	100.0	

محبت میں ناکامی: 63.3 فیصد لڑکیوں نے اس بات سے اتفاق کیا کہ نوجوان محبت میں ناکامی کی وجہ سے خودکشی کرتے ہیں۔ 36.7 فیصد لڑکیوں نے اس بات سے اتفاق نہیں کیا۔

love failure

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	yes	19	63.3	63.3	63.3
	No	11	36.7	36.7	100.0
	Total	30	100.0	100.0	

بڑھتے ہوئے رجحان کی وجوہات: 36.7 فیصد لڑکیوں کا کہنا تھا کہ خودکشی کی اہم وجہ والدین اور بچوں کے درمیان رابطے کا فقدان ہے۔ 53.3 فیصد لڑکیوں کا کہنا تھا کہ اس کی وجہ والدین کی نگرانی میں سستی اور کاہلی ہے۔ 10 فیصد لڑکیوں کا کہنا یہ تھا کہ خودکشی کے بڑھتے ہوئے رجحانات کی ایک وجہ بہن بھائیوں سے دوری بھی ہے۔

main cause

		Frequency	Percent	Valid %	Cumulative %
Valid	gap between parents and children	11	36.7	36.7	36.7
	laziness of parents in supervision	16	53.3	53.3	90.0
	space between siblings	3	10.0	10.0	100.0
	Total	30	100.0	100.0	

سوشل میڈیا کا بڑھتا ہوا استعمال: 56.7 فیصد لڑکیوں نے اس بات سے اتفاق کیا کہ نوجوانوں میں خودکشی کے بڑھتے ہوئے رجحانات کی ایک وجہ سوشل میڈیا کا بڑھتا ہوا استعمال ہے۔ 43.3 فیصد لڑکیوں نے اس بات سے اتفاق نہیں کیا۔

social media

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	Yes	17	56.7	56.7	56.7
	No	13	43.3	43.3	100.0
	Total	30	100.0	100.0	

تعلیم میں ناکامی: 56.7 فیصد لڑکیوں نے اتفاق کیا کہ نوجوان تعلیمی میدان میں ناکامی کی صورت خودکشی کرتے ہیں جبکہ 43.3 فیصد لڑکیوں نے اس بات سے اتفاق نہیں کیا۔

educational failure

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	yes	17	56.7	56.7	56.7
	No	13	43.3	43.3	100.0
	Total	30	100.0	100.0	

اسلامی تعلیمات کی کمی: 76.7 فیصد لڑکیوں نے اس بات سے اتفاق کیا کہ آج کل کے دور میں خودکشی کے بڑھتے ہوئے رجحانات کا ایک پہلو یہ ہے کہ والدین بچوں کو دین کی مکمل تعلیم نہیں دے رہے جبکہ 23.3 فیصد لڑکیوں نے اس بات سے اتفاق نہیں کیا۔

islamic teachings not given

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	yes	23	76.7	76.7	76.7
	No	7	23.3	23.3	100.0
	Total	30	100.0	100.0	

نصاب کی کمی: 76.7 فیصد لڑکیوں نے اس بات سے اتفاق کیا کہ ہمارے آجکل کے جدید نصاب میں دینی نصاب کی کمی ہے جبکہ 23.3 فیصد نے اس بات سے اتفاق نہیں کیا۔

slybus drawback

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	yes	23	76.7	76.7	76.7
	No	7	23.3	23.3	100.0
	Total	30	100.0	100.0	

رائے/تجاویز: 36.7 فیصد لڑکیوں کا کہنا تھا کہ خودکشی کے اس بڑھتے ہوئے رجحان کو روکنے کیلئے ایک اہم تجویز یہ ہے کہ والدین بچوں کی اسلامی تعلیمات پر توجہ دیں۔ 26.7 فیصد لڑکیوں کا کہنا تھا کہ ایک اہم تجویز اس بڑھتے ہوئے رجحان کو روکنے کیلئے یہ ہے کہ ہر تعلیمی ادارے میں اسلامی تعلیمات کو نصاب کا یقینی حصہ بنایا جائے۔ 36.7 فیصد لڑکیوں کا کہنا تھا کہ اگر طرز زندگی کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھال لیا جائے تو خودکشی کے بڑھتے ہوئے رجحان کو روکا جا سکتا ہے۔

		Frequency	Percent	Valid Percent	Cumulative Percent
Valid	parents should focus on islamic teachings of children	11	36.7	36.7	36.7
	make sure islamic slybus in every institution	8	26.7	26.7	63.3
	lifestyle should be according to the teachings of islam	11	36.7	36.7	100.0
	Total	30	100.0	100.0	

حوالہ جات

[1] البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، دارالسلام، ریاض، باب شرب السم والدواء به وبما یخاف منه والخبیث، 1999ء، حدیث5778

[2] ایضاً، باب ماجاء فی قاتل النفس، حدیث1365

[3] ایضاً، باب من اکفر اخاہ بغیر تاویل فهوکما قال، حدیث6103

[4] ایضاً، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، حدیث3463

[5] القشیری، مسلم ابن حجاج ، صحیح مسلم، باب حق المسلم رد المسلم، دارالسلام، ریاض، 1999ء، حدیث5650

[6] ایضاً، باب فضل عیادت و مریض، حدیث6551

[7] السجستانی، ابو داؤد، سلیمان ابن اشعث، السنن، باب الهوی، دار السلام، ریاض، 1999ء، حدیث5130، ص721

[8] القشیری، مسلم ابن حجاج ، صحیح مسلم، کتاب الزهد، احادیث متفرقه، حدیث2999

[9] البقرة2: 155-157

[10] ترمذی، ابوعیسیٰ محمدبن عیسیٰ، الجامع، باب یوم القیامة وندامة المحسن والمسی یومئذ، دارالسلام، ریاض، 1999ء، حدیث2402، ص547

[11] البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، باب زیارة القبور، حدیث1202

[12] النساء4:34

[13] ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، الجامع، باب ماجاء فی حق الزوج علی المرأة، حدیث1158

[14] الاحزاب33:35

[15] ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، الجامع، باب ماجاء فی حق الزوج علی المراة، ج10، ص138

[16] البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب الاطعمة، باب ماعاب رسول الله طعاما قط، ج2، ص814

[17] ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، الجامع، ، باب ماجاء فی خلق النبی، حدیث2015، ص464

[18] احمد بن حنبل، مسند، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور، سن ندارد، ج11، ص247

[19] البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری ، باب کن فی الدنیا کانك غریب، حدیث6416

[20] الهود11:6

[21] الزخرف43:32

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.